نام کتاب:		ارض الاحقاف کا سفراور مشاہدات
مصنف	:	سید حامد عبدالرحمان الکاف
ناشر	:	ہدی بک ڈسٹری بیوٹرس، ۴۵۵، پرانی حویلی روڈ، حیدرآباد
سن اشاعت:		اپریل ۲۰۰۶ء
صفحات	:	۳۷، قیمت/۱۶ روپے

یہ مختصر کتاب دراصل دو اہم قرآنی مقامات ارض الاحقاف اور ارض سبا کے ایک علمی اور تحقیقی سفر کی روداد ہے۔ کتاب کا زیادہ حصہ ارض یمن کے سفر اور مشاہدات پر مشتمل ہے۔ منصف نے ان دونوں مقامات کا سفر دو الگ موقعوں پر کیا اور دونوں کے درمیان خاصا بعد زمانی حائل ہے۔ ارض احقاف کا سفر مئی ۲۰۰۱ء میں ہوا جب کہ ارض سبا کا سفر اس سے کافی پہلے جنوری ۱۹۸۹ء میں انجام پذیر ہو چکا تھا۔ کتاب کے ۳۷ صفحات میں سے ابتدائی ۱۱ صفحات ارض احقاف کے لئے وقف کئے گئے ہیں بقیہ حصہ ارض سبا سے متعلق ہے۔ قرآنیات مصنف کی علمی اور تحقیقی دلچسپی کا خاص موضوع ہے اور اس کی واضح جھلک اس کتاب کے صفحات میں صاف نظر آتی ہے۔

ارض احقاف کے سفر میں ''تریم'' جو مسجدوں کے شہر کے نام سے جانا جاتا ہے، مستقر کی حیثیت رکھتا تھا۔ ارض احقاف کے سفر میں قبر ہود علیہ السلام کی زیارت بھی شامل تھی۔ اس تناظر میں مصنف نے سیدنا ہود علیہ السلام کے دعوتی حدود کو متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ قرآنی بیانات کی روشنی میں قوم عاد کی عبرت ناک تباہی کی بڑی موثر تصویر کشی کی گئی ہے۔ قرآنی الفاظ ارم اور احقاف کے لغوی معانی کی بھی تحقیق کی گئی ہے۔ الربع الخالی کے وسیع ریگ زار میں ریت کے نیچے دبے ہوئے شہر ارم ذات العماد کا ذکر ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ماہرین اثریات نے اس شہر کو جو اُبار (Ubar) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کئی سال پہلے دریافت کرلیا تھا اور اس دریافت کا اعلان فروری ۱۹۹۲ء میں کردیا گیا تھا۔ وہاں ایک عظیم الشان اور بڑے ستونوں والا قلعہ بھی دریافت کیا گیا ہے جو

قرآنی بیانات کے عین مطابق ہے۔ اگر جدید اکتشافات کے ذریعہ حاصل ہونے والی معلومات بھی شامل کردی گئی ہوتیں تو کتاب کی افادیت میں بڑا اضافہ ہوجاتا۔ (اس سلسلہ میں ایک مختصر رپورٹ کے لئے دیکھئے، علوم القرآن، ۷/۱، جنوری-جون، ۱۹۹۲ء، ص: ۱۴۹-۱۵۵۔)

کتاب کا دوسرا حصہ ارض سبا کے مشاہدات پر مبنی ہے۔ اس میں یمن کے شہرۂ آفاق بند سد مارب کے باقیات کا جائزہ اور ان کا تاریخی تجزیہ شامل ہے۔ سد مارب اور دوسرے بندوں کی تعمیر اہل سبا کا ایک بڑا کارنامہ تھا جس کے ذریعہ وہ آب پاشی کا ایک عظیم الشان نظام قائم کرنے میں کامیاب ہوئے تھے جو اہل سبا کی غیر معمولی خوش حالی کا ضامن تھا۔ اس ضمن میں سد مارب کے سلسلہ میں بڑی قیمتی معلومات جمع کردی گئی ہیں۔ یمن میں زمانہ قدیم سے آب پاشی کا یہی طریقہ رائج رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تاریخ میں یمن ایک سرسبز و شاداب اور زرخیز سرزمین کی حیثیت سے معروف رہا ہے۔ اہل سبا کی خوش حالی کا ذکر قرآن مجید میں بڑے خوبصورت انداز میں کیا گیا ہے جس سے صاف واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین کے باشندوں کو اپنی کیسی عظیم الشان نعمتوں سے نوازا تھا۔ پھر ان کی سرکشی اور تمرد کے نتیجہ میں وہ مغضوب ہوئے اور سیل عرم جیسا خوف ناک اور تباہ کن طوفان ان کے اوپر بھیجا گیا جس نے سب کچھ تہس نہس کردیا اور اہلِ سبا کی عظمت اور ثروت ایک داستان پارینہ بن کر رہ گئی۔ ان تفصیلات کے علاوہ اس داستان میں پوشیدہ عبرت و موعظت کے پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ اس ضمن میں مصنف نے اہلِ سبا کی ثروت و خوش حالی اور اس کے نتیجہ میں جنم لینے والی مخصوص ذہنی اور تہذیبی اقدار کا بھی جائزہ لیا ہے اور اس کا موازنہ اس کردار، طرز فکر اور انداز حیات سے کیا ہے جو سیدنا سلیمان علیہ السلام کی قیادت میں صورت پذیر ہوا تھا اور جو ایک توحیدی معاشرہ کا نشان امتیاز ہے۔ آخر میں مصنف نے مستشرقین اور ان کے ہم نوا یمنی محققین کی 'تحقیقات' کا پردہ فاش کیا ہے جو بزعم خود اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد مبارک میں سبا میں کوئی باقاعدہ حکومت قائم تھی اور ملکہ سبا وہاں حکمراں تھی۔